© rasailojaraid.com

الامام المجدد السرہندی رح

مولانا غلام نبی فاروقی شرقپور ضلع شیخوپورہ

حمداً لمن يُعطي الأنام نوالا ... علماً وحكماً للعقول عقالا
ثم الصلاة على النبي وآله ... وعلى الصحابة كلهم تتوالى
لله في عرض البسيطة الفتى ... مقبولة عند الإله تعالى
هم وارثون عن الرسول لدينه ... هم ناقلون لدينه أجيالا
وأتوا الديانة كابراً عن كابر ... كانوا رجالاً للعلوم جبالا
منهم مجدد الف ثاني إذا أتى ... قطب الولاية عارفاً فضالا
هو جامع لشريعة بطريقة ... بحر الهدى يسقي العطاشى زلالا
كانت بأرض الهند عند ظهوره ... نتن تجر إلى القلوب ضلالا
قد أشربت في الناس ألفة بدعة ... لم يتركوها غافلين مآلا
خلط الرعايا في التناكح بينهم ... بالمسلمين مع الهنود عيالا
نُصب الكنائس في جوار مساجد ... خلطوا الشمائل ضيّعوا أعمالا
ضيعت شريعة ربنا أصولها ... وفروعها حتى أخيف زوالا
بدعات أكبرشه جلال الدين في ... دين الهي سمعت ثقالا
عمّ الفساد وقد مضى بسبيله ... نال الحكومة ابنه ومثالا
فالشيخ خالف كل فعل معاند ... ضد الشريعة زوّجوه خبالا
بديانة وأمانة ومتانة ... وفطانة ورزانة أكمالا
بسياسة شرعية نبوية ... حنفية دينية أعمالا
لجبلّة الفاروق شيمة شيخنا ... يمحو المفاسد كلها أبطالا
لم يكترث بجفاء أهل حكومة ... آخذوه في تلك البلاد حبالا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فأعاد من حکم الشریعة ما مضٰی　　وأباد کل الرسم استیصالا

حتی رأی جہانگیر خیر منامہ　　فأراد استخلاصہ اجلالا

فأبیٰ الی ان اصلح المطموح من　　دین الرسول وحاز فیہ جمالا

اما الملوک فسوف یسلب ملکہم　　فالحکم للرحمٰن جلّ جلالا

فجزاہ رب الناس خیر جزآئہ　　ذو الفضل والنّعم الجسام جزالا

والبو تراب قال رب اغفر لنا　　آثامنا أجرامنا اثقالا

انت الکریم ولا تخیّب سائلاً　　وسوالک ینقبض العطا ونوالا

انوار مدینہ

ماہنامہ　　لاہور

★ انوار مدینہ پاکستان کی ممتاز دینی درسگاہ جامعہ مدنیہ لاہور کا علمی، ادبی اور اصلاحی مجلہ ہے۔ جس میں مقتدر علماء کرام اور نامور اہل قلم کے گرانقدر علمی و تحقیقی مضامین اور پُر مغز و بصیرت افروز مقالے، نیز مشاہیر شعراء کا کلام اور اسلاف کے ملفوظات و ارشادات اور ان کے مستند حالات زندگی شائع ہوتے رہتے ہیں۔

★ اس کے اجرا کا مقصد نئے فتنوں سے پیدا شدہ مفاسد کی اصلاح، اسلامی افکار و اقدار کی اشاعت اور موجودہ اقتصادی پیچیدہ مسائل کا اسلامی حل پیش کرنا ہے۔

★ اس کے نگران اعلیٰ شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد المدنیؒ کے خلیفۂ ارشد حضرت مولانا الحاج السید حامد میاں مدظلہم ہیں۔

★ آپ خود بھی اسکی خریداری قبول فرمائیں۔ اور اپنے احباب کو اسکی ترغیب دیکر مستحق اجر و ثواب ہوں۔

کاغذ سفید، ٹائیٹل خوشنما، صفحات (فی الحال) ۵۶، قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے، سالانہ ۵ روپے

طلبہ سے سالانہ ۴/۵۰ روپے

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ مدنیہ۔ کریم پارک، راوی روڈ۔ لاہور۔　　فون نمبر 62932

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انتخاب از جناب محمد اقبال قریشی ہارون آبادی

قسط ـــ ۴

امام ربّانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے

علوم و معارف

بروایت حکیم الامت مولانا تھانویؒ

۵۸۔ فرمایا: حضرت مولانا گنگوہیؒ ایک مرتبہ بیمار ہوگئے جب تندرست ہوئے تو صاحبزادے نے شکریہ میں بہت لوگوں کی دعوت کی۔ مولاناؒ نے اپنے ایک خاص خادم سے فرمایا کہ جب غریب لوگ کھانا کھا چکیں تو ان کے سامنے کا بچا ہوا کھانا جو کہ سقوں کو دیا جاتا ہے وہ سب میرے پاس لے آنا کہ وہ تبرک کھاؤں گا۔ اور یہ خیال نہ کرنا کہ ان کا بدن صاف نہیں، ان کے کپڑے صاف نہیں۔ اور اس کو تبرک اس لئے قرار دیا کہ وہ لوگ مومن ہیں۔ خدا کے محبوب ہیں، حدیث میں آیا ہے۔ یَا عَائِشَۃُ قَرِّبِی الْمَسَاکِیْنَ۔ چنانچہ وہ کھانا حضرت کے پاس لایا گیا اور حضرتؒ نے اسے رغبت سے کھایا تو کیا کسی نے ایسی قدر غریبوں کی کرکے دکھائی ہے۔ (تجارتِ آخرت ص۱۴)

اس سے حضرت گنگوہیؒ کی اتباعِ سنت اور تواضع ظاہر ہے۔

۵۹۔ فرمایا: حضرت مولانا گنگوہیؒ فرماتے تھے کہ آجکل کے پیروں کی یہ حالت ہے۔ کہ اگر کوئی دیہاتی ان کے سامنے سر کھجانے لگے تو پیر صاحب کو خیال ہوتا ہے۔ کہ شاید پگڑی میں سے روپیہ نکال کر دے گا۔ واقعی بالکل سچ ہے۔ حرص و طمع نے ہماری وہی حالت بنا دی۔ (تجارت آخرت ص۱۵، ذکر الرسولؐ ص۱۳)

۶۰۔ فرمایا: حضرت مولانا گنگوہیؒ جو اس قدر مضبوط اور قوی القلب تھے کہ بڑے سے بڑے فتنے اور فساد کے وقت بھی مستقل رہتے۔ اور از جا رفتہ نہ ہوتے تھے۔ اس کا راز یہی تھا کہ وہ صرف ایک ذات کی رضا پر نظر رکھتے تھے۔ ثمرات پر نظر نہ رکھتے تھے۔ ایک زمانہ میں مدرسہ دیوبند کے خلاف دیوبند میں بڑی شورش تھی، اور اہلِ قصبہ کا مطالبہ وہی تھا جو آجکل ہو رہا ہے کہ ایک ممبر ہماری مرضی کے موافق ممبرانِ مدرسہ میں بڑھا دیا جائے۔ مولانا گنگوہیؒ اس کو منظور نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرماتے تھے۔ یہ فتنہ اس قدر بڑھا کہ اس زمانہ میں جو میرا دیوبند جانا ہوا تو مجھے مدرسہ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہوا۔ میں نے حضرتؒ کو ایک خط لکھا کہ اگر اس وقت شہر والوں کا مطالبہ مان لیا جائے تو مدرسہ کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ کیونکہ مجلس شوریٰ میں کثرت آپ کے خدام کی ہے۔ اور کثرت رائے سے ہی فیصلہ ہوا کرتا ہے۔ ان کے ایک ممبر کی رائے سے فیصلہ پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا اور مطالبہ نہ ماننے میں مجھے مدرسہ کے بند ہو جانے کا اندیشہ ہے تو حضرتؒ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہم کو مدرسہ مقصود نہیں، رضائے حق مقصود ہے۔ اور نا اہل کو ممبر بنانا معصیت ہے جو خلاف رضائے حق ہے۔ اس لئے ہم اپنے اختیار سے ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس پر ہم سے مواخذہ ہوگا۔ اگر اہل شہر کے فتنہ سے مدرسہ بند ہو گیا تو اس کے جواب دہ وہ قیامت میں خود ہوں گے کیونکہ ان کے ہی فعل کا یہ نتیجہ ہوگا ہم سے اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔ الحمد للہ جو بات مجاہدوں سے برسوں میں بھی حاصل نہ ہوئی وہ بزرگوں کی جوتیوں کے طفیل ایک ساعت میں حاصل ہو گئی۔ حضرتؒ نے اس تحریر میں جس علم کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وہ بہت بڑا علم ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ ثمرات مقصود نہیں صرف رضائے حق مقصود ہے۔ نہ مدرسہ مقصود ہے نہ طلبہ کی کثرت مطلوب ہے۔ نہ عمارت مقصود ہے۔ صرف رضا مقصود ہے۔ اگر رضائے حق کے ساتھ یہ کام چلتے رہیں تو چلاؤ اور حسب ہمت وطاقت ان میں کام کرتے رہو۔ اور جو کام طاقت سے زیادہ ہو اس کو الگ کرو۔ واللہ اس علم سے بہت سے پریشان حالوں کی پریشانیاں اور وساوس قطع ہو گئی ہیں۔ اس علم سے اعمال میں کام لے کر دیکھو تو اسکی قدر ہوگی۔ (ارضاء الحق حصہ دوم صفحہ ۵، ص ۵۱)

اور فرمایا، کہ صورت ریا ریا نہیں ہے۔ اسی کی ایک فرع یہ بھی ہے کہ وسوسہ ریا ریا نہیں ہے۔ بس ریا وہ ہے کہ عمل دینی سے مقصود وہی غیر حق ہو اور غیر حق کو ارضاء حق کا واسطہ بھی نہ بنایا گیا ہو اور اگر مقصود عمل سے غیر حق ہو تو غیر کا وسوسہ آنا مضر نہیں رہا۔ رہا یہ کہ اسکا معیار کیا ہے جس سے معلوم ہو کہ وسوسہ ریا تھا۔ نہ کہ حقیقت ریا تو ائمہ طریق نے اسکو بھی بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ریا یہ ہے کہ اس کے دیکھنے والے چلے جائیں تو یہ ذکر وغیرہ کو قطع کر دے اور اگر ان کے جانے کے بعد ذکر کو قطع نہ کرے تو دیکھنے والوں کے ہوتے ہوتے جو ان کی طرف خیال کیا تھا۔ یہ وسوسہ ریا تھا، ریا نہ تھا۔ خوب سمجھ لو بعض لوگ اس حقیقت کے نہ جاننے سے پس و پیش کرتے ہیں کہ اس میں تو ریا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے ایک شخص کو ذکر جہر تعلیم فرمایا تو اس نے یہی کہا کہ اس میں تو ریا ہو گی مخفی کر لیا کروں۔ مولاناؒ نے فرمایا جی ہاں اس میں تو ریا ہو گی اور

© rasailojaraid.com